حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے چودہ سو پینتیس (۱۴۳۵)
ملفوظات وارشادات کا قابل قدر مجموعہ

ملفوظات
کمالاتِ اشرفیہ

حضرت حکیم الامت مجدد الملۃ مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ان ملفوظات کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس خاص میں بیٹھے سن رہے ہیں، چنانچہ مشاہدہ ہے اور ہزاروں کا تجربہ ہے کہ حضرت حکیم الامت قدس سرہ العزیز کے ملفوظات و مواعظ پڑھنے والوں کی زندگی میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور ایمان میں تازگی اور اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔

ملفوظات
کمالاتِ اشرفیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ؕ

ان (انبیاء وامم سابقین) کے قصہ میں سمجھدار لوگوں کے لئے (بڑی) عبرت ہے۔

مَلفوظات

کمالات اشرفیہ

حضرت حکیم الامت مجدد الملۃ مولانا محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ان ملفوظات سے ایسے ایسے مسائل حل ہوتے ہیں کہ بڑی بڑی کتابوں اور بڑے بڑے عالموں سے بھی حل ہونا مشکل ہے اس کے پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس خاص میں بیٹھے سُن رہے ہیں، چنانچہ مشاہدہ ہے اور ہزاروں کا تجربہ ہے کہ حضرت حکیم الامت قدس سرہ العزیز کے ملفوظات و مواعظ پڑھنے والوں کی زندگی میں عظیم الشان تغیر پیدا ہو جاتا ہے اور ایمان میں تازگی اور اعمال صالحہ کی رغبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے گناہوں اور غفلت کے تدارک کے لئے بہت ہی آسان صورت نظر آنے لگتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مغفرت کی امیدیں قوی تر ہو جاتی ہیں۔ یہ بات ان شاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے مطالعہ کے بعد ہر طالب خود محسوس کریگا

بانی ادارہ: حافظ عبد المنان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

قرآن کریم اور اسلامی کتب کا مرکز

مکتبہ تھانوی

مولوی مسافر خانہ ایم اے جناح روڈ کراچی نمبرا

فون ۷۷۷۰۹۴، ۷۷۷۷۶۲۰

وہ جزو قرض نہیں۔ وہ تاویل جواز کی یہ ہے۔ باقی محض اس میں عموم بلوی کی تاویل نہیں ہو سکتی ورنہ غیبت میں بہت عموم بلوی ہے۔ بلکہ عموم بلوی وہاں چل سکتا ہے جہاں مسئلہ مختلف فیہ ہو وہاں اپنا مسلک بوجہ عموم بلوی ترک کر سکتے ہیں۔

(۶۲۳) ایک صاحب نے عرض کیا کہ ترکی ٹوپی پہننا کیسا ہے۔ فرمایا کہ مقتدا کو تو مناسب نہیں مگر چونکہ اس میں ایک گونہ عموم ہو گیا ہے اور پہلے کا سا خصوص نہیں رہا اس لئے عوام کو اجازت ہو گی۔

(۶۲۴) ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کیا شامی میں لکھا ہے کہ اجتہاد بعد چوتھی صدی کے بند ہو گیا۔ فرمایا کہ ہاں۔ شامی میں نقل کیا ہے۔ پھر اگر کہیں منقول بھی نہ ہو تب بھی یہ تو ایک واقعہ ہے جب ایسا شخص بعد چوتھی صدی کے پیدا نہیں ہوا تو لامحالہ یہی کہا جائیگا کہ باب اجتہاد بند ہو گیا۔ اور اس کا امتحان کہ اب ایسا شخص ہے بہت آسان ہے۔ وہ یہ کہ جس شخص کو اجتہاد کا دعویٰ ہو وہ فقہا کے فتاویٰ سے قطع نظر کر کے کلام اللہ و حدیث سے چند مسائل کو مستنبط کرے پھر ان ہی مسائل میں فقہا کے کلام کو دیکھے گا تو خود ہی کہہ دے گا کہ واقعی کلام اللہ و حدیث کو فقہا ہی نے سمجھا ہے۔ چنانچہ میں نے ریل میں ایک مدعی اجتہاد سے کہا تھا کہ دو شخص ہیں ایک کو حاجت وضو کی ہے دوسرے کو غسل کی۔ اور پانی ہے نہیں۔ دونوں نے تیمم کیا اور دونوں سب باتوں میں برابر ہیں صرف فرق اس قدر ہے کہ ایک نے تیمم وضو کا کیا ہے اور دوسرے نے غسل کا۔ بتلاؤ کون شخص ان دونوں میں سے مستحق امامت کا زیادہ ہو گا۔ انھوں نے جواب دیا کہ وضو کے تیمم بسر زیادہ مستحق ہے کیونکہ اس کی طہارت قوی ہے بوجہ اس کے کہ نجاست میں دونوں کے تفاوت تھا اور طہارت دونوں کو یکساں حاصل ہوئی پس جس کی نجاست اخف تھی اس کی طہارت قوی ہوئی۔ میں نے کہا اب فقہا کا جواب سنو وہ یہ کہ تیمم عن الغسل کی امامت افضل ہے کیونکہ تیمم نائب ہے اصل کا۔ اور غسل تو ہی ہے تطہیر میں بہ نسبت وضو کے اور افضل کا نائب افضل ہوتا ہے۔ اس لئے غسل کا تیمم افضل ہوا اور یہ مسلم ہے کہ غسل والا افضل ہے امامت میں وضو والے سے لہذا تیمم عن الغسل کی امامت افضل ہوئی۔ انصاف سے وہ کہنے لگے واقعی ہمارا فہم کچھ بھی نہیں۔

(۶۲۵) ایک شخص یاشیخ عبدالقادر شیئاً للہ پڑھتے تھے فرمایا کہ میں نے ان سے کہا کہ جب شیخ نہ تھے تو لوگ کیا پڑھتے ہوں گے اور خود حضرت شیخ کیا پڑھتے تھے۔ وہ چیز تو یقیناً بڑھ کر ہو گی اس سے جس کی بدولت حضرت غوث اعظم؟ اس مرتبہ کو پہنچے تو وہی کیوں نہ پڑھو۔ درۃ المعارف میں لکھا ہے کہ میں ایک بار پڑھ رہا تھا یاشیخ عبدالقادر شیئاً للہ آواز آئی کہ کہو یا ارحم الراحمین شیئاً للہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ کلمہ کسی نے غلبہ حال میں کہا ہو گا۔ اصل تو اس کی یہ ہے۔ اور اب وہ رائج ہو گیا بعض باتیں رسم ہو گئیں اگرچہ